ریفرنس نمبر: Pin 4365 تاریخ: 28-01-2016

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ مسجد میں لوگ نماز پڑھنے آتے ہیں، تو سردی کی وجہ سے اوپر چادر اوڑھے ہوتے ہیں، بعض سر کے اوپر سے اور بعض فقط کندھوں کے اوپر سے اوڑھ کر نماز پڑھ لیتے ہیں اور بعض تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ چادر کے اندر رکھ کر باندھ لیتے ہیں، اس کے متعلق سوال یہ ہے کہ:

(1) فقط کندھوں پر چادر اوڑھ کر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

(2) قیام میں ہاتھ چادر کے اندر باندھ کر نماز پڑھنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

(1) نماز کی حالت میں چادر سر کے اوپر سے اوڑھ کر نماز پڑھنی چاہیے کہ یہ ہی سنت ہے اور حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے نمازیوں کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا، جو سر کے اوپر سے چادر نہیں لیتے، البتہ اگر کوئی فقط کندھوں کے اوپر سے چادر اوڑھ کر نماز پڑھتا ہے، تو اس کی نماز درست ہے۔

نماز میں سر پر چادر نہ لینے والوں کے متعلق کنز العمال میں ہے: "لا ینظر اللہ الی قوم لا یجعلون عمائمھم تحت ردائھم یعنی فی الصلاۃ" ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس قوم کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو نماز میں اپنے عمامے اپنی چادروں کے نیچے نہیں کرتے۔" (کنز العمال، ج7، ص516، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اسی طرح کا سوال ہوا، تو ارشاد فرمایا: "چادر اوڑھنے میں بہتر یہ ہے کہ سر سے اوڑھے، اس طرح سے اوڑھنا مطابق سنت ہے اور کندھے سے اگر اوڑھی جب بھی نماز ہو جائے گی، نماز میں کراہت نہیں۔" (فتاوی امجدیہ، ج1، ص200، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

(2) نماز کے دوران قیام کی حالت میں چادر کے اندر ہاتھ باندھ لینا جائز ہے، کیونکہ نماز کے دوران ہاتھ ننگے رکھنا ضروری نہیں، لیکن بہتر یہ ہے کہ سردی وغیرہ عذر نہ ہو، تو ہاتھ چادر سے باہر نکال کر ہی باندھے جائیں۔

جواز پر یہ دلیل ہے جو مسلم شریف میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے اس حالت میں دیکھا کہ:"رفع یدیه حین دخل فی الصلاة کبر ،وصف همام حیال اذنیه ثم التحف بثوبه ،ثم وضع یده الیمنی علی الیسری ،فلما اراد ان یرکع اخرج یدیه من الثوب" ترجمہ: سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں داخل ہوئے تو ہاتھوں کو اٹھا کر تکبیر تحریمہ کہی (ہمام نے کہا کہ کانوں کے برابر ہاتھ اٹھائے) پھر اپنے آپ کو کپڑے میں لپیٹا اور دائیں ہاتھ کو الٹے ہاتھ پر رکھ لیا، پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا، تو اپنے ہاتھوں کو کپڑے سے نکال لیا۔ (صحیح مسلم، ج1، ص173، مطبوعہ کراچی)

"التحف بثوبه" کے تحت ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:" اخرج یده من الکم حین کبر للاحرام ،ولما فرغ من التکبیر ادخل یدیه فی کمیه ،قال ابن الملک ولعل التحاف یدیه بکمیه لبرد شدید "یعنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کے لیے آستین سے اپنے ہاتھ مبارک نکالے ،جب تکبیر سے فارغ ہوئے ،تو پھر آستین میں ہاتھوں کو داخل کرلیا، ابن ملک نے فرمایا شاید ہاتھوں کو لپیٹنا شدید سردی کے باعث تھا۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج2، ص657، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر ہے:"یجوز ادخالهما فی الکمین فی غیر حال التکبیر لکن الاولی اخراجهما فی جمیع الاحوال"ترجمہ: تکبیر تحریمہ کے علاوہ دونوں ہاتھوں کو آستینوں میں داخل کرنا، جائز ہے، لیکن اولیٰ یہ ہے کہ نماز کے تمام احوال میں دونوں ہاتھ آستین سے باہر رکھے جائیں۔

(مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، ج1، ص91، مطبوعہ دار احیاء التراث، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

17 ربیع الثانی 1437ھ 28 جنوری 2016ء

المفتی دار الافتاء اہلسنت daruliftaa@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے